بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین، اما بعد :

فسادات اور اسلام بقلم مولانا سید حسین مدنی

مقامی، شہری، ریاستی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر اگر ہم حالات کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ فتنے، فسادات، خوف وخطرات اور قتل وغارت گری ایک عام بات ہو چکی ہے، جان ومال اور عزت وآبرو کی کوئی قدر وقیمت ہی نہیں رہی، ایسی نازک گھڑی میں اسلام ہی وہ واحد مذہب نظر آتا ہے جو اپنے ہر گوشے میں امن وسلامتی کا ایک انوکھا انداز لیے ہوئے ہے، لیکن کبھی اسلام کی صحیح ترجمانی نہ ہونے کی وجہ سے بھی فرقہ وارانہ فسادات رونما ہونے لگتے ہیں، حالانکہ دین اسلام فساد اور فسادیوں کی مذمت کرتا ہے، اسلامی حکومت میں غیر مسلم کی جان ومال کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے، انسان تو درکنار ہر حیوان کے ساتھ اچھے برتاؤ کی تلقین کرتا ہے۔

فسادات اور قتل کی تاریخ آدم علیہ السلام کے قاتل لڑکے قابیل سے شروع ہوتی ہے، جس نے اپنے بھائی ہابیل کا قتل کیا، جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا: فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (سورۃ المائدۃ/۳۰)

یعنی اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کردیا' تواس (قابیل) نے اس (ہابیل) کا قتل کردیا، جس کی وجہ سے وہ (دنیا وآخرت میں) نقصان پانے والوں میں سے ہوگیا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے زمین میں فساد مچانے والوں کی مذمت بیان کی، اور ان سے کراہت کا اظہار کیا، بلکہ جہنم رسید کردینے کی دھمکی بھی دی، جیساکہ ارشاد ہوا: وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (٢٠٥) وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (سورة البقرة/٢٠٦)

یعنی جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی، کھیتی اور نسل کو برباد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، حالانکہ اللہ تعالی فساد کو ناپسند کرتے ہیں، اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ

تعالی سے ڈرو تو تکبر اور تعصب اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، ایسے کے لیے بس جہنم ہی ہے، جو یقینا بدترین جگہ ہے۔

اللہ تعالی نے فساد کو ناپسند کرتے ہوئے نا صرف فساد مچانے والوں کی مذمت بیان کی بلکہ ایک سے زائد مقام پر زمین میں فساد مچانے سے روکا اور فساد مچانے والوں سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، جیسا کہ فرمایا: (أَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ) (سورة القصص/٧٧)

آپ اسی طرح اچھا سلوک اختیار کیجیے جس طرح اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ بہترین سلوک کیا ہے، اور زمین میں فساد مچانے کی تمنا نہ کرنا، کیونکہ بلاشک وشبہہ اللہ تعالی فساد مچانے والوں کو ناپسند رکھتا ہے۔

مزید فرمایا☹ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (سورة الأعراف/٨٥)

یعنی زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت مچاؤ، اگر تم تصدیق کرو تو تمہارے لیے یہ بہتر ہے۔

جہاں اللہ تعالی نے فسادیوں سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اور فساد مچانے سے روکا ہے وہیں فساد مچانے والوں کے لیے عبرتناک سزائیں بھی مقرر کر رکھی ہے، جیسا کہ فرمایا: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورة المائدة/٣٣)

جو اللہ تعالی سے اور اسکے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی انکی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں انکے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

زمین میں فساد مچانے پر اس قدر ہولناک سزائیں اس لیے رکھی گئ ہیں، کیونکہ اسلام ناحق کسی معصوم کے قتل کو ساری انسانیت کا قتل تصور کرتا ہے، اسی لیے فرمایا: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (سورة المائدة/٣٢)

یعنی زمین میں فساد، یا کسی کے قتل کے بغیر جو شخص کسی کو قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کردیا۔

ناحق کسی ایک کے قتل کو جہاں ساری انسانیت کا خاتمہ قرار دیا گیا ہے وہیں قاتل کی مغفرت کے امکانات بھی کم کردیے گئے ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

یعنی جب تک ناحق خون کا ارتکاب نہ کرے مؤمن کے لیے (مغفرت کے اعتبار سے) دینی گنجائش باقی رہتی ہے۔ (صحیح بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

عدل وانصاف اور امن وسلامتی کی برقراری کے لیے بعینہٖ فرقہ وارانہ فسادات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے اللہ تعالی نے مشرکین کے معبودوں کو گالی دینے سے منع کیا، اور فرمایا: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (سورة الأنعام/١٠٨)

یعنی ان (باطل معبودوں) کو گالی مت دو اللہ کو چھوڑ کر یہ (مشرکین) جن کی عبادت کررہے ہیں، کیونکہ لاعلمی کی وجہ سے حد سے گزر کر یہ (مشرکین) اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے۔

عدل وانصاف اور امن وسلامتی کی برقراری کے لیے بعینہٖ فرقہ وارانہ فسادات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَلاَ مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یعنی خبردار! جس کسی نے کسی معاہد (عہدوامان کے ساتھ اسلامی حکومت میں رہنے والے) پر ظلم کیا، یا اس کا حق مارا، یا اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا، یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز چھین لی تو قیامت کے دن میں اس (مظلوم معاہد) کی تائید میں (ظالم مسلمان) کے خلاف رہوں گا۔ (سنن أبی داود بسند صحیح)

مزید فرمایا: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

جو کوئی کسی معاہد کا قتل کرے تو اسے جنت کی خوشبو بھی نہیں ملے گی، جب کہ جنت کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہما)

معبودان مشرکین کو گالی دینے کی حرمت وممانعت کے ساتھ مشرکین کو امن وامان دینے کی ہدایت بھی دی ہے، جیساکہ ارشاد ربانی ہے: وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ (سورة التوبة/٦)

یعنی مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ طلب کرے تو آپ اسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے، پھر اسے اس کے امن کی جگہ تک پہنچادیں، یہ (حکم) اس لیے ہے کہ یہ لوگ (اسلام کے تعلق سے) بے علم ہیں۔

جو غیر مسلم بے ضرر ہیں ان کے ساتھ ہمدردی منع نہیں ہے، اسی لیے فرمان الٰہی ہے: لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (سورة الممتحنة/٨)

یعنی جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی، اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک اور منصفانہ طور پر بھلا برتاؤ کرنے سے اللہ تعالی تمہیں نہیں روکتا ہے، بلکہ اللہ تعالی تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اسی لیے صحابہ کرام میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اپنی مشرک ماں (صحیح بخاری بروایت اسماء رضی اللہ عنہا) اور عمر رضی اللہ عنہ اپنے مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری بروایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

کفار ومشرکین تو انسان ہیں لیکن دین اسلام اس قدر وسیع النظر مذہب ہے کہ بلی جیسے جانور پر زیادتی کی وجہ سے جہنم رسید ہونے کی دھمکی سنائی ہے، (صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اور کتے جیسے نجس وناپاک جانور کے ساتھ عمدہ سلوک پر مغفرت کی بشارت دی ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

مسلمان جس رب پر ایمان لائے ہیں وہ رب ذوالرحمۃ، (رحمت والا) (سورۃ الأنعام/١٣٣) رحمٰن ورحیم، (بڑا مہربان اور نہایت رحم والا) (سورۃ الفاتحہ/٣) بلکہ ارحم الراحمین

(سب سے زیادہ رحم و کرم فرمانے والا) (سورۃ الأعراف/۱۵۱) ہے، جس کے اسمائے حسنیٰ میں السلام (سلامتی والا) (سورۃ الحشر/۲۳) اور المؤمن (امن دینے والا) (سورۃ الحشر/۲۳) نمایاں نام ہیں، جس نے اپنے بندوں کو ڈر اور خوف میں امن وامان دیا ہے' (سورہ قریش/۴) جو رفیق (ہر کام میں سہولت و آسانی کو پسند کرنے والا) ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)

مسلمان جس نبی پر ایمان لائے ہیں وہ نبی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں (سورۃ الأنبیاء/۱۰۷) نبی رحمت ﷺ سے درخواست کی گئی کہ مشرکین کے لیے بد دعا کیجیے تو فرمایا مجھے لعنت بھیجنے والا بنا کر نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، (صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اسی لیے رسول اللہ ﷺ نرم مزاج کے حامل تھے، (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ) جنہوں نے اپنی امت کو ہدایت دی کہ اللہ تعالی سے عافیت طلب کرتے رہنا اور دشمن سے لڑنے کی آرزو نہ کرنا، (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ) کیونکہ تم آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو مشکلات کھڑے کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔ (صحیح بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

جہاں مسلمان رحم و کرم والے رب پر، اور رحمۃ للعالمین نبی پر ایمان لائے ہیں وہیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ امن و سلامتی کے ساتھ رہنے کے بھی پابند ہیں، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار لیے پھرنے سے منع کیا، (جامع الترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ بسند صحیح) اور جو مسلمان کے خلاف ہتھیار اٹھایا اسے مسلمانوں سے لاتعلق قرار دیا، (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اور فرشتوں کی لعنت بھی اس شخص پر برستی رہتی ہے، (صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) بلکہ جہنم رسید ہو جانے کا خدشہ لگا رہتا ہے، (سورۃ النساء/۹۳ و صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کیونکہ اس طرح کی غلطی کفر کی ایک شکل ہے، (صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما) یہ وعیدیں اس لیے ہیں کیونکہ ایک مؤمن کی حرمت اللہ تعالی کے یہاں کعبے کی حرمت سے کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہے۔ (جامع الترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح)

مسلمانوں کا رب بھی امن و سلامتی والا، مسلمانوں کا نبی بھی رحمۃ للعالمین، مسلمانوں کا قبلہ بھی امن کا گہوارہ، (سورۃ البقرۃ/۱۲۵) مسلمانوں کا مقدس شہر بھی امن کا شہر (سورۃ التین/۳)

مسلمانوں کا تاریخی شہر بغداد بھی مدینۃ السلام (سلامتی والا شہر) مسلمان کی عبادتوں میں بھی سلامتی کی دعائیں (السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین) مسلمان کی عبادت کا اختتام بھی سلامتی کے کلمات کے ساتھ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) مسلمان کی عبادت کے بعد بھی امن وسلامتی کا درس (اللہم أنت السلام ومنک السلام) ہے۔

مسلمان جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو سلامتی اور رحمت کی دعائیں دیتے ہیں، (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) مسلمان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو سلامتی کی دعا کے ساتھ شروع ہوتا ہے، (اللّٰهُمّ أَهْلِهُ عَلَيْنَا بالْيُمْنِ وَالإيمَانِ والسّلاَمَةِ وَالإسْلاَمِ رَبّي وربّكَ الله) مسلمان کی مقدس رات بھی امن وسلامتی والی رہتی ہے، (سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) مسلمان مرتا بھی ہے تو اطاعت گزاری وامن سلامتی کی موت مرنا چاہتا ہے، (تَوَفَّنِي مُسْلِمًا) اور مرنے کے بعد ان شاء اللہ جس جنت میں جائے گا اس جنت کو بھی اللہ تعالی نے سلامتی والا گھر دار السلام قرار دیا ہے (سورہ یونس/۲۵)۔

تعجب ہے! اس قدر امن پسند مذہب سے لوگ کیوں ناواقف ہیں؟ جس کے نتیجے میں فتنے اور فسادات ہو رہے ہیں، کیا ہماری مسجدوں کے منبر صرف باہمی اختلافات کو فروغ دینے کے لیے رہ گئے ہیں؟